روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۷ | جمعرات۔ ۱۲ جمادی الثانی ۔۱۴۱۵ھ ' ۱۷۔ نبوت ۱۳۷۳ ہش ' ۱۷۔ نومبر ۱۹۹۴ء

اصل غرض انسان کی خدا سے محبت ذاتی ہونی چاہئے

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خداتعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں۔ وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون 'اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا جوان ہوا۔ جوانی سے اب بڑھاپا آیا۔ مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خداتعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے بھلا اتنے جو انبیاءؑ ہوئے ہیں اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۲)

محترم نسیم سیفی صاحب کے بارہ میں درخواست دعا

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی آنکھوں کا اپریشن راولپنڈی میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم مولانا اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین تحریر فرماتے ہیں عزیزم محمد الیاس صاحب منیر نے ۱۹۹۲ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد سے عربی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا جس میں سیکرٹری بورڈ کے خط نمبر ۹۴-۹-۲۲/۲۹۷۱ کے مطابق وہ میڈل کے حقدار قرار دیئے گئے ہیں۔ یکم اکتوبر کو ایک شاندار تقریب میں تمغہ جات تقسیم کئے گئے۔ عزیزم اپنی اسیری کے زمانہ میں اس سے پہلے F.A کے امتحان میں ملتان بورڈ سے قومی ذہانت کے وظیفہ کے حقدار قرار پائے گئے پھر لاہور سے B.A کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا اسی طرح اردو فاضل میں بھی بہت اچھے نمبروں پر پاس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اعزازات عزیز کے لئے اور جماعت کے لئے مفید بنائے۔

اظہار تشکر و درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ بعارضہ فالج عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور ماہ جولائی ۹۱ء میں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ پانچ ماہ تک فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں طبیعت قدرے سنبھلی تو ہم انہیں گھر میں لے آئے اس وقت سے آج تک بعض تکالیف ایک ہی سطح پر قائم ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذوری اور قوت گویائی سے محرومی تاحال قائم ہے۔ وہیل چیئر پر بٹھا کر ادھر ادھر سیر کرا دی جاتی ہے کچھ ہومیو اور کچھ ایلوپیتھک دواؤں کا استعمال جاری ہے خوردونوش میں مقررہ اوقات پر دودھ 'یخنی پھل اور جوس اور چاول کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ قوت شناخت برائے

باقی صفحہ ۷ پر

نصیحت کے اسلوب اور طریقے خوب باریکی سے سمجھیں اور پہچانیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عجز کا مقام سب سے اچھا مقام ہے۔ عجز کی راہیں سب سے اچھی راہیں ہیں۔ پس نصیحت کرنے والا اگر آپ کی نظر میں بعض ان خوبیوں سے عاری ہو جو وہ آپ میں دیکھنا چاہتا ہے تب بھی شکریہ کے ساتھ ان باتوں کو قبول کریں کیونکہ اس نے باتیں اچھی کہی ہیں جو آپ کے فائدے کی ہیں۔ اور اس بات کے وہم کو دل سے نکال دیں کہ نصیحت کرنے والا خود اپنے آپ کو نصیحت نہیں کرتا۔

میں اس بات کا گواہ ہوں ہزارہا احمدی مجھے خطوں میں یہ بات لکھتے ہیں کہ ہم فلاں بات کے لئے فلاں نیکی کی بات کہنے پر مجبور ہیں۔ اپنے بچوں میں بھی اچھی بات دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر خود کمزوریوں میں ملوث ہیں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ اور شرمندہ ہوتے ہیں لیکن اپنی ذات میں ہمیں طاقت نہیں کہ ان کمزوریوں سے الگ ہو سکیں۔ آپ بھی دعاؤں کے ذریعے ہماری مدد کریں۔ پس ناصح کا ایک چہرہ ایسا ہے جو دنیا کو دکھائی دے رہا ہے ایک چہرہ ایسا ہے جو وہ خود اپنی ذات میں دیکھ رہا ہے۔ اور وہ چہرہ جو ہے وہ بسا اوقات عرق ندامت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ بسا اوقات اپنی ذات میں شرمندگی محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ پس اس کا معاملہ خدا پر چھوڑیں اور حق یہ ہے کہ اس کو اچھا جواب دیں۔ اور اس کے لئے دعا کریں۔ (-)

پس نصیحت کے اسلوب اور طریقے خوب باریکی سے سمجھیں اور پہچانیں۔ پھر دیکھیں کہ (اللہ نے چاہا تو) سوسائٹی میں سے کس طرح جلد بدیاں دور ہونی شروع ہوں گی اور خوبیاں ان کی جگہ لینے لگیں گی۔

(از خطبہ ۲۶۔ اگست ۱۹۹۴ء)

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

خداتعالیٰ کے جس قدر انعامات غیر محدود ہیں اسی قدر خدا کے ابتلاء بھی غیر محدود ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۷- نبوت- ۱۳۷۳ ھش — ۱۷- نومبر ۱۹۹۴ء

محبتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی قرار دیا ہے۔ عبادت الٰہی جس بنیاد سے پھوٹتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ عام زندگی میں جب کسی سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے تو اس کا آخری نقطہ اس محبت کو پوجا کے درجہ تک پہنچا دینا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے تعلق میں ہم اس بات کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس سے ایسی زبردست اور شدید محبت کریں جو پوجا اور عبادت کے درجہ تک پہنچ جائے۔ درحقیقت مولا کریم کا منشاء تو یہ ہے کہ وہ بات کو محبت کے انتہائی درجہ یعنی عبادت سے شروع کرتا ہے اور پھر اس عبادت کو مزید اونچے انتہائی مقامات تک لے جانا چاہتا ہے۔ جس سے باخدا انسان خدانما انسان کے درجہ تک جا پہنچے۔

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانیاں دینا مولا کریم سے شدید اور انتہائی محبت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس بات کو لاشعوری طور پر تو ہر احمدی سمجھتا ہے لیکن اگر اس بات کو شعوری سطح پر لایا جائے اور ہر شخص اس ذکر کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالے تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اور اس پر عمل سے گہرا روحانی سکون اور اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

گھروں میں دوستوں میں عام زندگی میں ملنے جلنے والوں کے ساتھ اگر مولا کریم کی محبت کا تذکرہ کیا جاتا رہے تو زندگی کے ہر گوشے کو بے انتہا حسین اور دلکش بنایا جا سکتا ہے۔ جب یہ محبت ہر دل میں شعوری طور پر موجود رہے گی تو مولا کریم سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو گا۔ اور عام زندگی میں ہر پہلو سے اللہ کے پیار کی لذت حاصل ہونی شروع ہو جائے گی۔ یہ لذت ہی وہ طاقت ہے جو انسان کو زندگی کا ہر مشکل مرحلہ سر کرنے میں آسانی مہیا کر دے گی۔ کوئی دکھ آئے تکلیف آئے کوئی نقصان ہو جائے تو انسان کو شدید ذہنی صدمے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی اپنا پیارا محبت کے ساتھ دکھی شخص کو سینے سے لگا لے اور یہ تسلی دے کہ فکر کیوں کرتے ہو میں جو تمہارے پاس ہوں تو انسان تکلیف کو صبر اور حوصلے سے برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور ایسے مراحل پر انسان کسی فانی' بے حیثیت اور ناطاقت انسان کے سینے سے لگ کر دکھ بھولنے کی بجائے تمام طاقتوں اور محبتوں کے سرچشمہ مولا کریم و رحیم کی گود میں جا بیٹھے اور اپنا ہر دکھ اور ہر درد اس سے بیان کر کے سکون پانے کی کوشش کرے تو اس کو ایسا ابدی سکون اور غیر معمولی راحت حاصل ہوتی ہے جو کسی انسان کے ذریعے حاصل کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شاید ایسی ہی کسی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے شاعر نے یوں کہا تھا کہ

سلیقہ نہیں تم کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

مولا کریم کے حضور سربسجود ہو کر جو آنسو بہائے جاتے ہیں وہ انسان کے حقیقی سکون اور راحت کا سرچشمہ ہوتے ہیں ایسے انسان کے آنسو خود مولا کریم پونچھتا ہے۔ اس کو اپنے سینے سے لگا کر محبت سے بھینچ لیتا ہے۔

مولا کریم کی یہ محبت جس کو حاصل ہو جاتی ہے اس کو پھر اس دنیا کی کوئی طاقت ڈرا نہیں سکتی۔ پریشان نہیں کر سکتی ایسے شخص سے خدا خود ہمکلام ہوتا ہے۔ اس کو محبت اور پیار کے کلمات عطا کرتا ہے۔

یہی محبت الٰہی سب سے بڑی دولت ہے۔ اس دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ خدا کرے ہم میں سے ہر احمدی کو یہ دولت وافر ملے۔ بے انتہا ملے۔ آمین۔

وقف تیری راہ میں کر دی ہے مَیں نے زندگی
اور دل و جاں سے ترا مَیں ہو گیا ہوں اے خدا
میں نے اپنے آپ کو ازبر کرالی ہے یہ بات
"کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا"

ابو الاقبال

ایم ٹی اے کے پروگرام

جمعہ ۱۸- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
5-45 رات	12-45	تلاوت
6-00 رات	1-00	خبروں پر تبصرہ
6-20 رات	1-20	درود و سلام
6-30 رات	1-30	خطبہ جمعہ
7-40 رات	2-40	نظم
7-45 رات	2-45	ملاقات ـــــ عمومی سوال و جواب
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

ہفتہ ۱۹- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
4-45 رات	11-45	تلاوت
5-00 رات	12-00	واشنگٹن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس سوال و جواب بتاریخ ۹۴-۱۰-۱۵
6-30 رات	1-30	ملاقات- عرب احمدیوں سے
7-30 رات	2-30	نظم
7-40 رات	2-40	حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران ریکارڈ شدہ انٹرویوز
8-10 رات	3-10	حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا لجنہ یو- کے کے اجتماع ۱۹۹۴ء سے خطاب
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

اتوار ۲۰- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
4-45 رات	11-45	تلاوت
5-00 رات	12-00	نظم
5-10 رات	12-10	مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بر موقعہ اجتماع لجنہ یو- کے ۱۹۹۴ء
6-15 رات	1-15	نظم
6-30 رات	1-30	ملاقات- ینگ لجنہ سے
7-30 رات	2-30	نظم
7-35 رات	2-35	جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۹۴ء کے مردانہ جلسہ گاہ کی کارروائی بتاریخ ۹۴-۱۰-۱۵ کی ریکارڈنگ
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

بیعت کنندہ سچی تبدیلی اور خوفِ خدا دل میں پیدا کرے

بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادِ رفتگاں

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب

مجید احمد سیالکوٹی

(پیدائش اپریل ۱۹۳۹ء
وفات ۳۰- ستمبر ۱۹۹۴ء)

خدا تعالیٰ کے حکم "اپنے وفات یافتگان کا اچھے رنگ میں ذکر کرو" کی تعمیل میں خاکسار اپنے پیارے واقف زندگی بھائی مکرم محمد عیسیٰ صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کا ذکرِ خیر بغرض دعا کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مکرم محمد عیسیٰ صاحب بیت الفضل لندن کی جانی پہچانی معروف شخصیت تھے۔ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بہت سے مفوضہ امور کے علاوہ شعبہ رشتہ ناطہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے ذمہ دار شخص سے خواص و عام کو واسطہ رہتا ہے۔ اگر اس کا طرز گفتگو اور ملنا جلنا پُر کشش' مشفقانہ اور سود مند ہے تو آدمی نیک شہرت اور عزت پائے گا۔ عیسیٰ صاحب تو فطرتی طور پر بہت مرنجانِ مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ہنستے ہنساتے رہنا ان کی عادت تھی۔ دوسروں کے کام آنا ان کو اچھا لگتا تھا۔ خشکی نام کی کوئی چیز ان کے نزدیک بھی نہیں پھٹکی تھی۔ اس لئے انسان ان سے مل کر قطعاً کوئی بوریت محسوس نہیں کرتا تھا۔

تقریباً گیارہ برس سے ہم ایک ہی دفتر میں خدمتِ سلسلہ بجالاتے رہے ہیں۔ کولیگ۔ مربی اور ہمعصر ہونے کے ناطے دفتری اوقات کے علاوہ بھی اکٹھے اٹھتے بیٹھتے۔ شاپنگ کے لئے جاتے۔ سیر کرتے اور دیگر تقریبات میں اکٹھے وقت گزارتے۔ ایک دوسرے کے مزاج۔ طرزِ کلام۔ مزاح اور ضرورتوں کو خوب سمجھتے تھے۔ لاریب عیسیٰ صاحب کام کے بہت مخلص' بے تکلف ہمدرد اور دلچسپ دوست تھے۔

کہاوت ہے کہ کوئی شخص مغموم اداس بیٹھا رو رہا تھا۔ پاس سے کوئی فرشتہ سیرت بزرگ گزرا۔ اس نے پوچھا بھئی کیوں اتنے اداس بیٹھے ہو۔ جواب ملا کہ دوست مر گیا ہے۔ بزرگ نے تسلی دی اور کہا پھر "مرنے والے" کو دوست ہی کیوں بنایا تھا۔ تقریباً یہی کیفیت آج میری ہے۔

تقریباً دو سال سے میرے علم میں تھا کہ عیسیٰ صاحب کو دماغ کے کینسر کا خطرناک مرض لاحق ہے۔ سرجن بتا چکا ہے کہ آپریشن کے بعد یہ دوبارہ عَود کر سکتا ہے عیسیٰ صاحب پر یہ گھبراہٹ فطری تھی۔ بعض اوقات غیر ارادی طور پر اچانک اس کا ذکر کر دیتے کہ ڈاکٹر اب تسلی تو دیتے ہیں لیکن جو بات انہوں نے پہلے دن بتائی تھی اس کو دل سے کیسے نکالوں۔ میں ان کو اس کیفیت سے باہر نکالنے کے لئے ادھر ادھر کی باتوں اور لطائف میں لگا کر بہلانے کی کوشش کرتا لیکن اس آفت کی دہشت کو وہی جانتا ہے جس پر پڑی ہو۔ عیسیٰ صاحب ایک باہمت ہنس مکھ انسان تھے لیکن بیماری نے اندر ہی اندر برا حال کر رکھا تھا۔ کہتے تھے کہ معذوری کی زندگی مجھے پسند نہیں ہے اور میں نے سٹریچر پر بھی اللہ تعالیٰ سے یہی التجاء کی تھی کہ بے شک جان لے لے لیکن معذور نہ کرنا۔ اللہ نے ان کی اس خواہش کو قبول فرمالیا۔ حضرت صاحب کی دعا کا بھی اعجاز ہے کہ احیاء موتیٰ ہوا۔ پہلے میجر آپریشن کے بعد پونے دو سال زندہ رہ کر آخری وقت تک خدمتِ دین کی مقبول توفیق پائی۔

اب جب بیماری نے حملہ کیا ہے تو ہفتہ دو ہفتہ پہلے تو بہت کمزور دکھائی دینے لگے۔ جو دوائیاں لے رہے تھے وہ تشنج اور درد کو تو دور کر رہی تھیں لیکن جسم کو بہت کمزور اور لاغر بنا رہی تھیں۔ اس لئے بیت الذکر کے احاطہ میں اور باہر بھی مجھے ساتھ رکھنے کی کوشش کرتے۔ میں نے کئی بار کہا بھی کہ حضرت صاحب سے عرض کر دو کہ اب صحت کام کی اجازت نہیں دے رہی۔ کہنے لگے مجھ سے نہیں کہا جاتا ویسے حضرت صاحب کو پتہ ہی ہے کہ میری حالت کیا ہے اسی لئے تو حضرت صاحب از راہِ شفقت از خود مجھ پر کام کا بوجھ اب نہیں ڈالتے۔

چند روز پہلے خاکسار کے نواسے عزیزم سرمد احمد کا عقیقہ تھا۔ سب دوستوں کو بلایا ہوا تھا۔ اسلام آباد جماعت کے دوست اپنے جماعتی فرائض اور کچھ ایسٹ لندن مشن ہاؤس کے دور ہونے کے باعث نہ آسکے لیکن عیسیٰ صاحب عین وقت پر تقریب میں پہنچ گئے۔ میں حیران تھا کہ ایک بیمار آدمی اتنی دور کیسے اور کیوں پہنچ گیا ہے؟ کہنے لگے حیران کیوں ہوتے ہو مَیں نے تو تمہاری خوشی میں بہرحال شامل ہونا ہی تھا نا۔ گھر بتا آیا ہوں اور اسلام آباد والوں کی نمائندگی بھی ہو گئی ہے۔ میں نے کہا آپ لوگ تو پہلے بھی ہو کر گئے ہیں' کہنے لگے میں نے تو بیوی کو کہا تھا کہ چلو ہو آئیں "اب تو منڈے کی مونچھیں بھی اُگ آئی ہیں" ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں پھر میں نے کہا کہ واپس نہیں جانا۔ آج رات ادھر ہی بسر کریں۔ صبح اکٹھے بیت الفضل لندن چلیں گے فوراً مان گئے۔ عزیزم ناصر احمد کے گھر رہائش کا انتظام تھا۔ کہنے لگے اچھا پھر میرا گدا بھی اپنے پاس بچھالو تاکہ ضرورت پر مدد کر سکو۔ میٹرس پر لیٹنے لگے تو ایک طرف لڑھک گئے۔ میں نے سنبھالا دیا تو حسبِ معمول ہنس کر مذاق کرنے لگے۔ جسم کے بائیں بازو اور ٹانگ میں کمزوری کا غلبہ تھا پھر صبح کے وقت بھی باتھ روم میں وضو کے لئے سہارے کی ضرورت پیش آئی اس کے بعد ہم سیدھے ڈاکٹر محمود ظفر صاحب کی سرجری پہنچے۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت شفقت سے تیمارداری اور علاج معالجہ کیا اور مختلف ٹیسٹوں کے لئے خون لیا جس سے مزید کمزوری محسوس کرنے لگے۔ کہنے لگے PIZZA-HUT لے چلو وہاں کھاتے ہیں لیکن منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کو ٹیلیفون کر دو کہ ہم لیٹ آئیں گے دفتر کا فکر بھی دامن گیر رہتا تھا۔ میں نے کہا چھوڑو' مجھے تمہاری فکر ہے تم دفتر کا غم لگائے ہوئے ہو۔ خدا دفتر کو سنبھال رہا ہے۔ سلیم ظفر صاحب پیر محمد عالم صاحب وغیرہ وہاں دفتر میں مَوجود ہیں ہی --- بیت الفضل لندن واپس لایا تو طبیعت میں بشاشت نہ تھی۔ کہنے لگے مجھے امام بشیر احمد خان رفیق صاحب کے گھر چھوڑ آو۔ ٦ بجے شام وہاں سے لے لینا اور اسلام آباد جانے والوں کو کہہ دو کہ میرا انتظار کریں۔ چنانچہ امام بشیر احمد خان رفیق صاحب کے سپرد کر آیا۔

مکرم امام رفیق صاحب سے ان کی بے تکلفی تھی ان کی صحبت میں بیٹھ کر تازہ دم ہو جاتے تھے۔ امام صاحب کے پاس دفتر میں ۱۱ بجے کی چائے اور کافی بھی پیتے تھے کہتے امام صاحب کی مجلس میں جا کر تازہ دم ہو جاتا ہوں۔ امام صاحب بھی بہت شفقت محبت کا سلوک فرماتے۔ اکثر اپنی گاڑی میں بٹھا کر ہمیں رچمنڈ پارک۔ ہیمپٹن کورٹ چرچل ٹاؤن وغیرہ کی سیر کراتے اور ساتھ ساتھ ایسی رننگ کمنٹری کرتے کہ سیر کا لطف سِوا ہو جاتا اور تاریخی سیرگاہوں کی تاریخ بھی ذہن نشین ہو جاتی۔ امام صاحب کے گھر سے لایا تو شام کو اپنے گھر اسلام آباد ٹلفورڈ بخیریت پہنچ گئے اگلے دن وہ گلفورڈ کے رائل ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کر لئے گئے۔ وہاں ہم ان کی تیمارداری کے لئے جاتے رہے۔ خوش باش نظر آتے' بتاتے کہ صرف کمزوری ہے۔ مکرم امام بشیر صاحب کلیم اور خاکسار وہاں تھے تو کہنے لگے کہ مجھے خواب بہت کم آتے ہیں اور سنانے کا تو میں قائل ہی نہیں لیکن چند دن پہلے بڑا واضح خواب آیا ہے کہ نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر انٹرنیشنل الفضل بڑی پُر شوکت آواز میں اعلان کر رہے ہیں کہ ۲۰- جنوری کو حضرت صاحب کی واپسی ہے۔ امام صاحب نے کہا ہاں بہت اچھی مبارک رؤیا ہے۔ جب ہم واپس آ رہے تھے تو امام صاحب کہنے لگے مریض کو تو نہیں بتانا لیکن اس میں ان کی اپنی روانگی کا اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ ہسپتال میں بھی حسب عادت مذاق کرتے رہے۔

۲۲ ستمبر کو ہم ہسپتال پتہ کرنے گئے تو نرسوں نے بتایا کہ ایمبولینس ان کو WIMBELDON کے ATKINSON کے ہسپتال میں لے گئی ہے کیونکہ ایکسرے اور سکیننگ کے بعد ٹیومر کا پتہ چلا ہے اور آپریشن متوقع ہے۔ ہم مذکورہ بالا ہسپتال میں پہنچے۔ عیسیٰ صاحب بڑے حوصلہ اور اطمینان میں تھے۔ کہنے لگے سرجن مجھے مطمئن نہیں کر سکے کیونکہ مجھے سر درد تو ہے نہیں جو ٹیومر کی بڑی علامت ہے میں کیوں خواہ مخواہ سر پھڑوالوں۔ تاہم ڈاکٹروں کی مرضی ہے۔ ۲۳ ستمبر بروز جمعہ بوقت ایک بجے آپریشن کا وقت طے پایا۔ اس سے کچھ وقت پہلے محترم عثمان چینی صاحب۔ عیسیٰ صاحب کی فیملی بچے۔ امیر صاحب گھانا اور دیگر دوست دعا کے لئے موجود تھے۔ محترم چینی صاحب نے بیڈ کے پاس لمبی دردناک دعا کروائی۔ حضرت صاحب کو بھی بذریعہ فیکس واشنگٹن کے نمبر پر بغرضِ دعا اطلاع کر دی۔ ۳ گھنٹے کا نازک اور طویل آپریشن تھا۔ INTENSIVE CARE میں رکھا گیا دوسرے روز کچھ نیم بے ہوشی کی کیفیت پیدا ہوئی جس میں انہوں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کو پہچانا لیکن اس کے بعد گہری بیہوشی میں چلے گئے آکسیجن' ڈرِپس۔ E.C.G وغیرہ بہت سی مشینوں کو جسم میں پیوست کر دیا ڈاکٹروں نرسوں نے علاج میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن حال یہ ہو گیا "حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے"

طبی رپورٹ روز کی روز حضرت صاحب کو دی جاتی رہی حضرت صاحب نے دعاؤں کے ساتھ ساتھ دوائیاں بھی تجویز فرمائیں جو ڈاکٹروں کی اجازت سے دی جاتی رہیں۔

۳۰ دستمبر بروز جمعہ پونے چار بجے جب سلیم ظفر صاحب' مبشر صاحب اور امیر صاحب گھانا وہاب صاحب ہسپتال پہنچے تو ان کا بیٹا عزیزم داؤد ملا کہ انکل میں آپ کو ہی فون کرنے جا رہا تھا۔ ابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ بیڈ کے پاس پہنچے تو آخری سانس تھی۔ آکسیجن کی پائپ بھی خاموش ہو گئی۔ پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ آنکھیں بند کیں ٹانگیں سیدھی کیں۔ روح دارِ فانی سے دارِ جاودانی کو جا چکی تھی۔ بڑے غمناک لمحات تھے۔ ان کی اہلیہ پاس ہی تھیں ان کو دلاسہ دینے کے لئے نرس کوشش کر رہی تھی۔ نرس نے جسم کو دیکھا تو بولی IS GONE (فوت ہو گئے)

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

درد' تکلیف اور سسک سسک کر مرنا انہیں پسند نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس اذیت ناک

باقی صفحہ ٦ پر

نسیم سیفی

حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب

آپ کا مکان حضرت صاحب زادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی سے ملحقہ باغ کے بالکل قریب تھا۔ بلکہ اس باغ میں اور آپ کے مکان کے درمیان صرف ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ مکان کے پچھلی طرف ایک کچی سڑک تھی جو نواں پنڈ سے (قادیان) کے مرکزی حصہ کی طرف جاتی تھی۔ اور اس سے آگے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا وہ میدان تھا جہاں فٹ بال 'کرکٹ' ہاکی' اور بعض اوقات کبڈی کے میچ بھی ہوا کرتے تھے۔ اور سکول کے اوقات کے دوران حضرت ماسٹر ماموں خان صاحب وہاں ڈرل بھی کرایا کرتے تھے۔ چونکہ میرا مکان کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں تھا اور ویسے بھی ان کے ایک صاجزادے مجھ سے ہم عمری کے باعث اکٹھے کھیلتے تھے اس لئے میں انہیں اکثر گھر سے نکلتے اور گھر واپس آتے دیکھا کرتا تھا۔

آپ احمدیہ سکول میں پڑھاتے تھے اور آپ کے پڑھانے کے متعلق جو سب سے زیادہ معروف بات تھی وہ یہ تھی کہ آپ کی آواز کی آہستگی کی وجہ سے بعض اوقات پچھلے بنچوں پر بیٹھے طلباء کو بات سمجھ نہیں آتی تھی۔ اگرچہ حضرت ماسٹر صاحب نہ سوٹی مارتے تھے اور نہ تھپڑ لیکن کان اس طرح اینٹھتے تھے کہ طالب علم کو یہ واقعہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والے طالب علم جنہیں آواز سنتی نہیں تھی اور وہ صحیح طور پر سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے تھے۔ ان کے ساتھ یہ معاملہ اکثر ہوتا تھا۔ جہاں تک تعلیم و تدریس کا تعلق ہے آپ اپنے مضمون میں ماہر بھی تھے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ ان دنوں کے معیار کے مطابق ماہر تعلیم بھی تھے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ اپنا مضمون جانتے تھے۔ بلکہ اپنا مضمون پڑھانا بھی جانتے تھے۔

طالب علم اس لحاظ سے آپ سے اکثر خوش رہتے تھے کہ آپ کے مضمون میں طلباء بہت کم فیل ہوتے تھے۔ استاد اگر اس طرح پڑھائے کہ سکول ہی میں بچوں کو پڑھایا ہوا سبق یاد ہو جائے۔ تو ایسے استاد کی بڑی قدر کی جاتی ہے۔ وہ اس تمام وقت کو جو طالب علم نے گھر پر گذارنا ہوتا ہے قریباً فارغ رہنے دیتا ہے تاکہ وہ کھیلے کودے اور اپنی جسمانی صحت کو بہتر بنا سکے۔ حضرت ماسٹر صاحب اسی طرح پڑھاتے تھے کہ گھر جا کر زیادہ محنت نہ کرنی پڑے۔

آپ گھر میں کلینک بھی کرتے تھے میں خود کئی دفعہ ان کے ہاں دوائی لینے گیا۔ ایک چھوٹے سے میز پر متعدد شیشیاں رکھی ہوتی تھیں۔ اور ان میں سے دوائیں انڈیل کر مریض کے لئے دعا کرتے ہوئے دیا کرتے تھے۔ بعض اوقات کئی کئی شیشیوں میں سے تھوڑی تھوڑی انڈیل کر ایک دوا تیار کرتے۔ لیکن دوائی دینے کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ نہایت خلوص دل سے مریض کے لئے دعا کرنے کے بعد شیشی اس شخص کے ہاتھ میں پکڑاتے تھے جو مریض کیلئے دوائی لینے جاتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ طبیب کا کام صرف دوا دینا نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ دعا بھی کرے۔ کیونکہ دوا تو انسانی اٹکل ہے ٹھیک بیٹھے نہ بیٹھے کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر اس کے ساتھ دعا بھی ہو تو تدبیر کو تقدیر کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ماسٹر صاحب کا یہی طریق تھا کہ وہ اس طرح دوا دیا کرتے تھے۔

دوا دے کر وہ اتنا خوش ہوتے تھے کہ میں نے ایسے حالات بھی دیکھے کہ ان کے اپنے گھر میں کوئی شخص مریض ہے بلکہ ایک دفعہ ایک وفات بھی ہوئی۔ تو جو لوگ دوا لینے کے لئے اسی روز آتے رہے انہیں خوشی کے ساتھ دوا دی گئی۔ امکان تو یہ بھی تھا کہ اس دن دوا نہ بھی دی جاتی۔ اگر گھر میں جنازہ پڑا ہو۔ اور کوئی شخص دوا لینے آجائے تو عام حالات میں اسے دوا کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ ان حالات میں بھی نہایت خوش دلی کے ساتھ دوا دیا کرتے تھے۔

میری ہوش سے بہت پہلے آپ قادیان آ چکے تھے اور ایک بات جو ہم نے دیکھی اور جس پر شروع شروع میں بڑا تعجب ہوتا تھا۔ وہ یہ تھی کہ آپ کی گردن ہمیشہ اس طرح جھکی رہتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ اپنے پاؤں سے آگے ایک ڈیڑھ فٹ تک دکھائی دیتا ہو گا۔ آپ نے کبھی نظر اٹھا کر آگے کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ ہم سوچتے تھے کہ آپ چلتے کس طرح ہوں گے۔ کہیں آپ کو ٹھوکر ہی نہ لگ جائے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ آپ کو ٹھوکر نہیں لگتی تھی۔ آپ خدا کے فضل سے بہت تیز تیز چلنے کے عادی تھے۔ پورا لباس شلوار قمیض کے اوپر کوٹ کے بغیر ہم نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ جب یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ آخر آپ کی گردن اس طرح جھکی جھکی کیوں رہتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی خیال آ سکتا تھا۔ اور آیا بھی کہ شائد آپ کی گردن میں کوئی نقص ہو گا کہ آپ اسے سیدھی نہیں کر سکتے۔ اور آگے کی طرف دیکھنے سے معذور ہوں۔ لیکن بات یہ نہیں تھی۔

کہتے ہیں کہ آپ نوجوانی میں نہایت خوب صورت تھے۔ خوب صورت چہرہ اور متناسب جسم اور جب باہر سے غالباً بٹالہ سے قادیان تشریف لائے تو حضرت امام جماعت اول سے آپ نے عرض کی کہ میں جدھر جاتا ہوں خواتین میری طرف دیکھتی ہیں۔ مجھے اس سے بڑی الجھن پیدا ہوتی ہے۔ تو حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ آپ نظریں نیچی رکھا کریں۔ ویسے تو سب کو ہی نظریں نیچی رکھنے کا ارشاد ہے لیکن عام طور سمجھا یہ جاتا ہے کہ جب ضرورت پڑی نظر نیچی کر لی ورنہ بالکل سیدھے دیکھ کر چلا جائے۔ لیکن جب آپ نے حضرت امام جماعت الاول کی یہ بات سنی کہ آپ نظریں نیچی رکھا کریں تاکہ آپ کسی خاتون کو دیکھ نہ سکیں آپ انہیں دیکھنے سے روک تو نہیں سکتے۔ تو آپ نے گردن ایسے جھکا لی کہ اس وقت سے لے کر آخر دم تک آپ نے گردن اٹھائی ہی نہیں۔ ہر وقت ہر جگہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے آپ کی گردن جھکی ہی رہتی تھی۔ میں نے ہمیشہ آپ کی گردن جھکی ہوئی دیکھی۔ حالانکہ میں نے آپ کو آپ کے گھر میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے بھی دیکھا اور گھر سے شہر تک شہر سے مراد قادیان کا مرکزی حصہ جہاں احمدیہ سکول تھا۔ وہاں جاتے اور وہاں سے واپس آتے دیکھا۔ آپ بیت النور جو دراصل احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بالکل قریب ہونے کی وجہ سے سکول کی بیت سمجھی جاتی تھی۔ یا دارالعلوم کی جوان کا محلہ تھا۔ وہاں امامت کے فرائض بھی ادا کرتے تھے۔ چنانچہ میں خود وہاں جا کے نمازیں پڑھتا رہا اور میں نے اکثر دیکھا کہ آپ خاصے تیز تیز قدموں سے چل کر بیت النور میں عین وقت پر پہنچ جاتے تاکہ نمازیوں کا وقت ضائع نہ ہو۔ بہت کم ایسا ہوا اگرچہ ہوا ضرور کہ کبھی آپ کو گھر سے بلانا پڑا۔ ورنہ از خود وہ سارا میدان طے کر کے جو تعلیم الاسلام سکول کے آگے تھا آپ بیت النور پہنچ جایا کرتے تھے۔

پہلے تو آپ کے چھوٹے بیٹے کے ساتھ ہم عمری کی وجہ کھیلتے رہنے کے نتیجہ میں آپ کے گھر میں آنے جانے کا موقعہ ملا۔ اور پھر کئی دفعہ دوائی لینے کے لئے یا والد صاحب کی طرف سے کوئی پیغام لے کر گیا۔

جب میں سیرالیون گیا تو وہاں آپ کی ایک پوتی ڈاکٹر کوثر صاحبہ اپنے خاوند ڈاکٹر طاہر محمود صاحب کے ساتھ خدمت دین میں مصروف تھیں۔ مجھے وہاں بھی آپ کے ہاں ایک دو دفعہ جانے کا موقعہ ملا حالانکہ آپ جس علاقے میں رہتی تھیں وہ ڈائمنڈ ایریا تھا اور وہاں جانا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر کوثر صاحبہ ہی کے مکان پر میں نے محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کی وہ ٹیپ سنی جو آپ کے کوئٹہ کے مقدمہ کے دوران ریکارڈ کی گئی تھی۔ جس میں ایک بیت الاحمدیہ ہی کا معاملہ زیر بحث تھا۔ اس ریکارڈنگ نے ہم سب کو بہت متاثر کیا۔ ڈاکٹر کوثر صاحبہ بعض اوقات فری ٹاؤن مشن ہاؤس میں بھی تشریف لاتی تھیں اگرچہ کم کم۔ لیکن چونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب کے ساتھ بچپن ہی سے تعلق خاطر رہا ہے آپ کو میرے ساتھ انس پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ کے چھوٹے بھائی نے جو کسی زمانے میں میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے اس دوران مجھے بعض خطوط لکھ کر اپنی دوستی یاد دلائی۔ اس دوستی کے یاد دلانے کی وجہ سے بھی محترمہ ڈاکٹر کوثر صاحبہ سے زیادہ قرب محسوس ہونے لگا۔

اگرچہ حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب کے متعلق میں زیادہ کچھ تو نہیں جانتا لیکن بعض اوقات ایک دو باتیں ہی اتنی وزنی ہوتی ہیں کہ ان کے مقابلے میں اگر لمبی تفصیل بھی پیش کی جائے تو وہ اتنی وزنی معلوم نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ماسٹر صاحب کا حضرت امام جماعت الاول کے ارشاد پر نظریں نیچی کر دینا اور عمر کے آخری حصے تک کبھی کسی حالت میں بھی گردن کو سیدھا نہ کرنا ایک اتنی بڑی بات ہے کہ ایسی اطاعت کے نمونے دنیا میں بہت کم ملتے ہیں۔ اگر ان کے متعلق یہی بات کسی مضمون میں پیش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں وہ مضمون کافی وزنی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جب یہ بات بھی ہو کہ وہ اپنے گھر پر ایک کلینک رکھتے تھے جہاں سے مریضوں کے لئے مفت دوائیاں مہیا کی جاتی تھیں اور دوائیاں بھی ہر حال میں دی جاتی تھیں چاہے ان کے اپنے گھر میں کوئی بیمار ہو وفات بھی ہو گئی ہو۔ انہوں نے کبھی اس بات کا خیال نہیں رکھا تھا کہ میرے اپنے گھر کے حالات کیا ہیں۔ میں اس وقت دوائی دوں یا نہ دوں۔ وہ ہمیشہ خوش دلی کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ یہ وہ روح ہے جو دراصل ہمارے طبیبوں اور ہمارے ڈاکٹروں میں موجود ہونی چاہئے اور اس میں اس بات کا اضافہ کہ آپ دوائی دیتے وقت مریض کے لئے باقاعدہ دعا کیا کرتے تھے۔ یہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ارشاد کی اطاعت کا بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:۔

درحقیقت ہماری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ جماعت کو ترقی حاصل ہو۔ یہ غرض نہیں کہ تفرقہ اور اشتقاق پیدا ہو۔

ابن العطاء

میرا کالم

قادیان میں احمدیہ سکول میں شام کے وقت ایک ڈیبیٹ تھی جس میں احمدیہ سکول کے طلباء کے علاوہ بھی بعض نوجوانوں نے حصہ لیا۔ ایک طرف ہمارے دوست عبدالسلام اختر تھے یعنی ایک ٹیم کے رکن اور دوسری طرف ایک نوجوان عبدالسلام شبلی۔ عبدالسلام شبلی کا بچپن نوجوانی کی حدوں کو ابھی چھونے ہی لگا تھا۔ لیکن بہرحال انہیں نوجوان ہی کہنا چاہئے ڈیبیٹ کے بعد عبدالسلام صاحب اختر جو ہمارے گہرے دوست تھے کہنے لگے کہ عبدالسلام شبلی نے مجھ سے تقریر کے پوائنٹس لئے اور میری ہی تقریر کا رد کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ تو ایک ضمنی سی بات تھی اور محض دلچسپی کے لئے کی گئی تھی۔ ویسے دونوں عبدالسلام اختر اور شبلی' بہت اچھے مقرر تھے (یہاں مقرر کا مطلب یہ ہے کہ جلسوں' ڈیلیٹس کے موقعہ پر تقریر کرنے کی اہلیت رکھنے والے۔ یعنی جنہیں جتنا وقت دیا جائے اور عام طور پر پندرہ بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ ہوتا ہے اسی میں اپنی تقریر کے پورے نکات بیان کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ نہ کہ گاؤں میں مکان کی چھت پر چڑھ کر ساری رات بولنے والے۔ تقریر تو یہ بھی ہوتی ہے اور اپنے رنگ میں ایسی تقریر کرنے والوں کو بھی مقرر ہی کہا جاتا ہے۔ لیکن حقیقتاً جب سکولوں' کالجوں' جلسوں وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے تو صرف ان لوگوں کو مقرر سمجھا جاتا ہے جو تھوڑے سے وقت میں اپنے تمام نکات کو نہایت مناسب طریق پر اور جذبے کے ساتھ جس سے لوگوں کے دلوں میں بھی وہ پوائنٹس اترتے چلے جائیں تقریر کر سکیں۔ یہ دونوں اچھے خاصے مقرر تھے۔ عبدالسلام شبلی کچھ عرصہ دارالفضل قادیان میں بھی رہائش پذیر رہے۔ ان کے والد صاحب محترم شیخ عبدالحکیم صاحب' حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب کے داماد تھے اور انہوں نے ایک پوسٹ ماسٹر صاحب محمد سعید کا مکان جو ہمارے مکان سے چند ہی مکانوں کے فاصلے پر تھا کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ جب محمد سعید صاحب خود اپنے مکان میں رہائش پذیر ہوتے تھے تو جلسہ سالانہ کے دنوں میں دارالفضل کے محلہ میں خوراک کی پرچی جاری کرنے کا انتظام انہی کی بیٹھک میں ہوتا تھا۔ میں نے بھی وہاں ڈیوٹی دی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کی بیگم اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے ہم بچوں کے لئے جو اس دفتر میں کام کرتے تھے چائے بنا کر بھیجا کرتی تھیں۔ اس کے بعد محترم شیخ عبدالحکیم صاحب سے دہلی میں رابطہ پیدا ہوا۔ عام طور پر تو جمعہ کی نماز حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر پڑھنے جاتا تھا۔ لیکن بعض اوقات جب چوہدری صاحب دلی میں موجود نہیں ہوتے تھے تو ایک بیت احمدیہ جو کسی قدر فاصلے پر تھی وہاں جانا پڑتا تھا۔ وہاں اکثر محترم شیخ عبدالحکیم صاحب خطبہ دیتے تھے اور ان کی یہ خصوصیت سامنے آتی تھی کہ نہایت رقیق القلب ہیں۔ ذرا سی کوئی جذباتی بات ہوتی۔ تو خطبہ میں رونے لگتے اور ہم نوجوان اکثر یہ کہتے کہ اگر رونا ہی ہے تو کسی اور کو خطبہ دینے دیجئے۔ لیکن بہرحال ان کے جذبے کی ہم قدر کرتے تھے اور وہ بعض اوقات ہمیں اپنے ساتھ لے کر دعوت الی اللہ کے لئے کناٹ سرکس بھی جایا کرتے تھے۔ اسی طرح عبدالسلام شبلی سے بھی دہلی میں ملاقاتیں ہوئیں۔ اس وقت جس ملاقات کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ محترم شیخ عبدالحکیم صاحب کے ایک اور فرزند شیخ مبارک احمد صاحب سے ملاقات ہے۔ الفضل کے دفتر میں تشریف لائے ہنستے مسکراتے اپنا تھوڑا سا تعارف کروایا۔ کہنے لگے کہ یہ خبر لے کے آیا ہوں۔ یہ کاغذ انہوں نے میرے ہاتھ تھما دیا۔ اور کہا کہ اسے پڑھ لیجئے یہ میری خالہ اور خوش دامن کی وفات کا ذکر ہے میں ابھی ابھی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بیٹے مکرم مرزا مجیب احمد صاحب سے ملا تھا۔ انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ایک عزیز امریکہ سے تشریف لائے تھے اور انہوں نے الفضل کے دفتر میں ملاقات کے دوران امریکہ کے متعلق کئی خوش آئند باتیں کیں۔ میں نے شیخ مبارک احمد صاحب کو دیکھتے ہی یہ اندازہ کر لیا کہ یہ الٰہی صاحب کے عزیز ہیں۔ رشتہ داری تو وہ نہیں تھی جس کا میں نے اندازہ کیا تھا۔ لیکن کہنے لگے کہ اس عزیز کے ابا پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب اور مولانا عبدالمالک خان صاحب میرے ماموں لگتے ہیں۔ پھر کچھ اپنے خاندان کی باتیں کیں اور کچھ پاکستان کے بعض سرکردہ افراد کی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ۳۰ سال تک سوئس ائیر میں کام کیا ہے اور حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ گزشتہ دنوں راولپنڈی میں احمدیوں کی جس عمارت کو حکومت نے گرایا تھا۔ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے میں نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب سے ملا اور ان سے کہا کہ آپ کو یہ واقعہ کیسا لگا۔ وہ اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار تو نہ کر سکے لیکن یہ ضرور محسوس ہوتا تھا کہ وہ کسی مجبوری کے تحت اپنے جذبات کے اظہار کو روک رہے ہیں۔

کہنے لگے جب ذوالفقار علی بھٹو کا مقدمہ چل رہا تھا ایسا بھی ہوتا کہ انہیں ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے چیمبر میں بٹھا دیا جاتا وہاں بعض اوقات میں بھی موجود ہوتا تھا۔ ایک دن جب اسی مقدمہ کے متعلق بات ہو رہی تھی تو بھٹو صاحب کہنے لگے کہ شبلی صاحب (عبدالسلام شبلی) جو ہائی کورٹ کے ایک لمبے عرصے تک رجسٹرار رہے تھے) اگر تم کرسی پر بیٹھے ہو اور ایک کپتان بندوق تان کر تمہارے سر پر آکر کھڑا ہو جائے اور تم سے کہے کہ کرسی چھوڑ دو تو تم یقیناً یہ کرسی چھوڑ دو گے۔ اسی طرح اگر یہ جج صاحبان جو میرے متعلق فیصلہ کرنا چاہتے ہیں ان کے سروں پر ملٹری بندوقیں تانے کھڑی ہو تو یہ اپنے فیصلے پر کبھی قائم نہیں رہ سکتے۔ بھٹو صاحب کہنے لگے ہر شخص کو جان عزیز ہوتی ہے اصول اپنی جگہ پر ہے لیکن جب کسی بات کے متعلق فیصلہ کرنا ہو اور اس فیصلے سے اپنی ذات متاثر نہ ہوتی ہو تو اس قسم کے دباؤ کے نتیجہ میں فیصلے مختلف بھی ہو سکتے ہیں یعنی بدلے بھی جا سکتے ہیں۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی خالہ کی وفات کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع کو فیکس کرنے کے سلسلے میں کہا کہ میری تو اردو زبان اتنی اچھی نہیں ہے (غالباً سوئس ائیر میں کام کرنے کی وجہ سے ورنہ تو محترم خان ذوالفقار علی خان کے گھر میں شادی ہو جانے کے بعد اردو کا اچھا نہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔) لیکن اگر انسان اردو بولنے والا بھی ہو اور وہ ایک لمبے عرصے تک ایسی فضاء میں رہے جہاں کوئی غیر زبان بولی جاتی ہو تو یقیناً اس کی اپنی مادری زبان بھی ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ کہنے لگے یہ فیکس مجھے کسی سے لکھوا دیں۔ چنانچہ میں نے مکرم یوسف سہیل شوق کو بلایا اور انہوں نے نہایت شستہ زبان میں انہیں فیکس کی تحریر لکھ دی جس سے مکرم شیخ صاحب بہت خوش ہوئے۔ اس ملاقات سے بہت سی پرانی یادیں فلم کی طرح ذہن میں آنے لگیں۔ حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان' کرنل اوصاف علی خان صاحب پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب' محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے ایک چھوٹے بھائی عبدالرحمان صاحب جو ہمارے ہم جولی تھے اور ہمارے اور ان کے مکان کے درمیان حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمل کے مکان کے سامنے جو میدان تھا وہاں ہم اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔ اور مکرم شیخ صاحب کہنے لگے یہ عبدالرحمان صاحب آج کل امریکہ میں ہیں۔ کچھ باتیں تو ملاقات کے دوران ہو جاتی ہیں اور کچھ باتیں ذہن کے پردے پر آکر انسان کو پیچھے کی طرف لے جاتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جو باتیں ہو جاتی ہیں ان سے عام طور پر وہ باتیں جو نہیں ہو پاتیں زیادہ میٹھی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس ملاقات میں بھی حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان کے خاندان' قادیان' دہلی' اور ربوہ کی بہت سی باتیں اپنی یادوں کو لے کر سامنے آئیں۔ اور اس طرح یہ ملاقات اختتام کو پہنچی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کہنے لگے جب بھی میں ربوہ آؤں گا آپ سے ضرور ملوں گا۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی ہماری ملاقاتیں جاری رہیں۔ اگرچہ ملاقات اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ سانحہ ارتحال کی خبر دینے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوش و خوش حال رکھے اور ان کے بڑوں کی برکتوں سے انہیں حصہ وافر عطا کرے۔ اپنی وفات یافتہ خالہ سلیمہ بیگم جن کا جنازہ صدر انجمن کے احاطہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف ہی نے دعا کرائی' کے متعلق آپ نے دو ایمان افروز باتیں بتائیں۔

ایک تو یہ کہ مکرم شیخ صاحب نے کہا کہ ہمارے گھریلو ریکارڈ کے مطابق جس کی تصدیق محترم پروفیسر حبیب اللہ خان نے بھی کی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سلیمہ بیگم نام رکھا تھا۔ دوسری یہ بات کہ حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گزارش کی کہ کچھ بچے اوائل عمر میں ہی فوت ہو گئے ہیں چنانچہ حضرت صاحب نے طول عمری کے لئے دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کرتے ہوئے خالہ سلیمہ بیگم کو نوے سال سے بھی کچھ زیادہ کی عمر عطا فرمائی۔ یہ دونوں باتیں نہایت ایمان افروز اور روح پرور ہیں۔ اس لئے ان کا بھی اس کالم میں ذکر کر دیا ہے۔

خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ٣

حالت سے بچالیا ورنہ اس بیماری جس میں وہ مبتلا تھے اس کا خاصہ ہی یہی ہے کہ مریض Pain Suffering کا ہو جاتا ہے عزیز و اقارب بھی بے بس ہو جاتے ہیں۔ عیسیٰ صاحب تو ان سب آفات سے بچالئے گئے۔ پُرسکون طریقہ سے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے یقیناً ان کی موت خدا کی راہ میں جان دینے کی موت تھی۔ ساری عمر خدمتِ دین میں کٹی۔

سب سے پہلے محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل کو اطلاع دی اسی طرح دوسرے ذمہ دار اور عزیزوں 'مخلصین کو' چند منٹ کے بعد سب مرد و زن ہسپتال پہنچ گئے۔ ہسپتال کے عملہ کا حسنِ سلوک اور تعاون قابلِ قدر تھا۔ اللہ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ ٣۔ اکتوبر کو آلڈگیٹ ایسٹ میں مکرم مبارک احمد ساہی اور محمد ارشد صاحب سندھو نے عزیزم لقمان' ذکریا اور دوسرے افرادِ جماعت کی موجودگی میں غسل دیا۔ ٤ اکتوبر کو میں وہاں سے جسد خاکی لے کر بیت الفضل لندن پہنچا۔ جہاں مرد و زن کا ہجوم چہرہ دیکھنے کے لئے جمع تھا۔ محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تقریباً ٥٠٠ افراد شامل ہوئے۔ جنازہ ووکنگ کے احمدیہ قبرستان کے قطعہ موصیان جس میں حضرت آصفہ بیگم صاحبہ مدفون ہیں لے جایا گیا اور تدفین عمل میں آئی اور امام صاحب بیت الفضل لندن نے آخری دعا کرائی۔

اس سارے عرصہ میں عیسیٰ صاحب کی اہلیہ طاہرہ صاحبہ اور عزیزم داؤد' لقمان ذکریا اور عزیزہ ثمینہ اور طاہرہ صاحبہ کے بھائی مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ غانا نے کمال صبرِ جمیل کا نمونہ دکھایا۔ اللہ انہیں ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔ محترم ہادی علی چوہدری صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کے ذریعہ حضرت صاحب نے کینیڈا سے دلی تعزیت اور تسلی کا پیغام بھجوا کر لواحقین کی ڈھارس بندھائی اور ٧۔ اکتوبر کو حضرت صاحب نے کیلگری میں نماز جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرما کر ان کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور نمازِ جنازہ غائب پڑھا کر اپنے مخلص کارکن کی روح کو خوش کر دیا۔ عیسیٰ صاحب یقیناً خوش نصیبوں میں ہیں کہ جن کی زندگی وقف میں کٹی اور قابلِ فخر انجام بخیر ہوا۔ یہی ان کے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب کی تمنا اور نصیحت تھی کہ دیکھو بیٹا امام جماعت کے دفتر میں خدمت کرنا بہت بڑی سعادت ہے لیکن خطرے کا مقام بھی ہے اس لئے سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا۔ باپ کی دعاؤں سے انہوں اس سفر کو پایہء تکمیل تک پہنچایا۔

محترم عیسیٰ صاحب سے واقفیت تو جامعہ احمدیہ کے زمانہ طالب علمی سے ہی تھی۔ اچھے اتھلیٹ تھے۔ والی بال ان کی گیم تھی لیکن کبڈی میں بھی نام پیدا کیا۔ بہت صحت مند خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ کلائی پکڑنا خوب آتا تھا۔ ایک دفعہ صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں آل ربوہ ٹیم کے ساتھ ہمارا میچ ہوا۔ مدمقابل ٹیم میں قاسم خاں صاحب اور باچھا ربوہ کے مشہور پھرتیلے کھلاڑی موجود تھے۔ عیسیٰ صاحب نے ان کو اوپر تلے چار بار پکڑ کر ان کی ٹیم کو شکست سے دوچار کر دیا اور ہماری ٹیم کی دھاک بیٹھ گئی اور فاتح قرار پائی۔ پھر ہم نے کالج کی گراؤنڈ میں کالج کی ٹیم کو جیتا۔ عیسیٰ صاحب ہوٹنگ کر کے ہی دوسری ٹیم کو ڈاؤن کر دیتے تھے۔ یہی حال وہ والی بال گراؤنڈ میں دوسری ٹیم کا کرتے۔ سپورٹس مین سپرٹ کا خوب مظاہرہ کرتے۔ یہ خوبی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی جس کی وجہ سے وہ گھبراتے نہیں تھے۔

آپ نے مشرقی افریقہ میں تقریباً پندرہ سال تک تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے اور نیک اثر چھوڑا اور اچھی کارکردگی کا ثبوت دیا۔ اپنے امیر مولانا منور احمد صاحب کا ہمیشہ بہت اچھا ذکر کرتے۔ افریقہ کی سنہری یادوں کا تذکرہ کرتے۔ میں نے کہا مغربی افریقہ میں ہمارے امیر نسیم سیفی صاحب بھی تو ہر فن مولیٰ تھے۔ پھر مغربی اور مشرقی افریقہ کی یادیں تازہ ہو جاتیں۔

اکتوبر ١٩٨٢ء میں یو۔ کے میں بطور مربی تقرری ہوئی اور ہڈرز فیلڈ کا علاقہ سپرد ہوا۔ حسنِ تدبر سے وہاں جو مقام پیدا کیا وہاں کی جماعت ابھی تک یاد رکھے ہوئے ہے۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مشیتِ ایزدی سے ١٩٨٤ء میں لندن تشریف لائے تو کام یک دم بڑھ گیا۔ دفتری امور کو نپٹانے کے لئے حضرت صاحب نے مرزا نصیر احمد صاحب اور عیسیٰ صاحب کو بھی بلوا لیا۔ اس وقت مسعود جہلمی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ عیسیٰ صاحب نے نہایت ذمہ داری سے اپنے مفوضہ امور سرانجام دیئے۔

اسلام آباد ٹلفورڈ میں سب سے پہلے عیسیٰ صاحب اور ان کی فیملی کو رہائش الاٹ ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ وہاں دوسرے کارکنان سلسلہ کو بھی بسایا جانے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کوارٹر تیار ہو گئے اور جماعت بن گئی۔ حضرت صاحب نے عیسیٰ صاحب کو صدر جماعت اسلام آباد مقرر فرمایا۔ اب تو اللہ کے فضل سے اسلام آباد ایک پُررونق بستی بن چکی ہے۔ سلسلہ کے سارے جلسے اور دوسرے فنکشن وہیں ہوتے ہیں اور مرکزی سنٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سب کچھ عیسیٰ صاحب نے اپنی آنکھوں کے سامنے پھلتا پھولتا دیکھا اور خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت صاحب نے انہیں پرائیویٹ سیکرٹری کا اعزاز بھی بخشا کہنے لگے اعزاز تو بہت بڑا ہے لیکن میرے لئے مشکل ہے کیونکہ حضرت صاحب کی لکھنے لکھوانے کی رفتار بہت تیز ہے اور معیار بہت بلند۔ DICTATION کو آگے پھیلا کر معین شکل میں مضمون کو صفحہ قرطاس پر لانا قلمکاری چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے تقریباً دو ہفتہ بعد ہی از خود فرما دیا کہ لگتا ہے آپ کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہنے لگے میں نے فوراً عرض کیا۔ واقعی مشکل ہے۔ اس کے بعد ہادی علی صاحب چوہدری پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔

عیسیٰ صاحب بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے ایک خوبی جو بہت نمایاں تھی وہ ان کے مالی امور میں لین دین کے معاملات تھے۔ دفتر کا Petty Cash میرے سپرد ہے اس لئے میں علیٰ وجہ البصیرت لمبے تجربہ کے بعد کہہ سکتا ہوں کہ عیسیٰ صاحب حساب کتاب کے بہت کھرے تھے۔ اگر رقم لے لی ہے تو واپس کرنے کی اسی وقت فکر لگ جاتی۔ کہتے بھئی دینا حضرت بانی سلسلہ کے پیسے۔ کہتے یہ سہولت کوئی کم ہے کہ ہماری فوری ضرورت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ بعض کو بار بار یاد کرانا پڑتا ہے۔ ان کو کبھی یاد دہانی کی ضرورت نہیں پڑی۔ از خود واپس کرتے۔ اکثر دفعہ یہی کہتے کہ کسی پر پیسہ کا الزام سب سے خطرناک ہے جو دھونے سے بھی نہیں دُھلتا۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جو بھی جس کام کے لئے بھی آتا ہے بہت امیدیں لے کر آتا ہے۔ عیسیٰ صاحب باقی سب ساتھیوں کی طرح کوشش کرتے کہ کسی کو کوئی ٹھیس نہ لگے ایک روز ایک آدمی آیا جو خود بھی مریض لگتا تھا۔ ہم سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ اس آدمی نے کہا کہ عیسیٰ صاحب آپ نے مجھے "تُو" کہہ کر پکارا ہے۔ یہ عزت کے خلاف ہے۔ عیسیٰ صاحب نے صفائی پیش کی کہ نہیں۔ میں نے آپ کو آپ کہہ کر ہی پکارا ہے تکرار ہو رہی تھی اور اس شخص نے پیچھا نہ چھوڑا۔ عیسیٰ صاحب نے بہت کہا کہ میں نے نہیں کہا اور نہ کسی نے سنا ہے پھر بھی اگر میری جان نہیں چھوڑتے تو میں معافی مانگتا ہوں۔ کہنے لگے سچے ہو کر بھی تذلل اختیار کرنے پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ پھر کہتے لوگ خواہ مخواہ میرا بلڈ پریشر ہائی کر دیتے ہیں پتہ بھی ہے کہ میں شوگر کا بھی مریض ہوں۔ سارے ادب و آداب کو ملحوظ رکھتے ہیں لیکن پھر بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں تو کیا کریں تاہم بخشش مانگتے اور عاجزی کی ہی راہ اپناتے ہیں۔

دار الضیافت لندن والے شیخ منصور صاحب عیسیٰ صاحب کے لئے بعض اوقات علیحدہ پلیٹ میں کوئی کھانے کی چیز لا کر دیتے تو ایک دن عیسیٰ صاحب کہنے لگے مجید میں کھا تو لیتا ہوں لیکن یہ کوئی عزت والی بات نہیں ہے۔ عزت اسی میں ہے کہ آدمی سب میں بیٹھ کر کھائے لوگوں کو کیا پتہ کہ میں بیمار ہوں اور شیخ صاحب شفقت کر رہے ہیں۔

امسال جلسہ میں شمولیت کے لئے ان کے پرانے بے تکلف دوست مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر "الفضل" تشریف لائے تو ان کی ملاقات سے بہت خوش تھے۔ ان سے خوب گپ شپ لگاتے۔ ایک روز سیف اللہ صاحب کی شدید خواہش پر حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کے مزار مبارک پر ووکنگ کے قبرستان میں دعا کے لئے جانا تھا۔ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ کار میں ڈرائیو کر رہا تھا۔ بار بار رستہ بھولتے رہے اور بیگم صاحبہ کی سیرت پر باتیں کرتے رہے جن کا لبِّ لباب یہ تھا کہ حضرت بیگم صاحبہ نے دفتر کے کسی کارکن کو اپنی بے پایاں شفقت سے محروم نہیں رکھا حالانکہ ہم سے بار بار غلطیاں ہوتی تھیں یہ ان کی عظمت اور بڑائی تھی۔

عیسیٰ صاحب حقیقت پسند مربی تھے۔ یونیورسل ٹروتھ اور کامن سینس کے خلاف اگر کوئی بات کرتا تو انہیں سخت ناگوار گزرتا۔ ایک دوست کے پاس چائے پی رہے تھے کہ اس نے ایک فوت شدہ شخص کے متعلق منفی انداز میں ذکر شروع کر دیا۔ اس کو فوراً ٹوک دیا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسی طرح ایک دن بیت الفضل کے صحن میں کھڑے تھے ایک آدمی ملا اس سے بے تکلفی سی تھی اس کو نومولود پوتی کی مبارک باد دی اور مذاق میں کہہ دیا کہ مٹھائی کھلاؤ۔ اس آدمی کے منہ سے بے احتیاطی سے نکل گیا کہ بیٹیوں پر کون منہ میٹھا کراتا ہے۔ فوراً بولے لگتا ہے آپ ابھی بھی زمانہ جاہلیت میں رہتے ہیں۔

اسی طرح ایک روز کسی عورت نے اپنے بیٹے کے رشتہ کے متعلق معلومات لینی تھیں عورت نے سوال کیا۔ کیا وہ چوہدری ہیں۔ فوراً جواب دیا کہ مجھے آپ کے متعلق تو علم نہیں کہ آپ چوہدری ہیں لیکن وہ ضرور چوہدری ہیں' کہنے لگے یار لوگ مہذب دنیا میں بھی آ کر گھٹیا روایات نہیں چھوڑتے۔ کیا کیا جائے۔

امسال جلسہ سالانہ پر کہنے لگے کہ میں نے حضرت صاحب کی ساری تقاریر جلسہ گاہ میں جا کر سنی ہیں۔ چنانچہ جلسہ کو خوب سنا۔ تبصرے بھی بے لاگ کرتے رہے۔ پہلے آپریشن کے بعد حضرت صاحب کے خطبات جمعہ بیت الفضل لندن میں اندر بیٹھ کر سننے شروع کر دیئے۔ خطبات MTA پر لائیو آتے ہیں۔ ان کی کسی بہن نے پاکستان سے ان کو لکھ دیا کہ بھائی ہم نے کبھی آپ کو ٹی وی میں نہیں

اطلاعات و اعلانات

دیکھا۔ کہیں کسی اور بیت الذکر میں تو نہیں جاتے کہنے لگے اب اس بہن کی بات دل کو لگ گئی ہے واقعی خطبہ کو سامنے بیٹھ کر سننا اور دوسرے حال میں بیٹھ کر سننے میں بہت فرق ہے۔

فطرتاً وہ پیچھے رہ کر خدمت کرنے کو ترجیح دیتے۔ اسی لئے عام لوگوں نے MTA کے پروگراموں میں دکھائی جانے والی تقریبات میں ان کو کم ہی دیکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس جانے والے خادم دین پر اپنی لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی جگہ ہزاروں فدائین عطا فرمائے جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے سلطان نصیر ثابت ہوں۔ آمین

بقیہ صفحہ ۱

نام ہے قریب ترین عزیز و اقارب کو بھی بمشکل پہنچانتی ہیں۔ البتہ اپنے پوتوں نواسوں کو دیکھ کر مسکراہٹ سے ظاہر کرتی ہیں کہ انہیں پہچان لیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کی آواز پر فوری طور پر متوجہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت امام جماعت اور قریباً ساری جماعت ان کے لئے دعا گو ہے ان سے ان کی زندگی قائم ہے اور ہمارے گھر کی رونق بھی قائم و دائم ہے۔ جتنے بہن بھائی اصالتاً یا بذریعہ خطوط ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں میں ان سب کا تہہ دل سے ممنوں ہوں اور دعائیں جاری رکھنے کی درخواست کرتا ہوں۔

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (آوانس نکالنا) زہرباد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور داہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمین ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنجری: راجہ میڈیکل سٹور
- قائم آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوہار مال
- لیاقت پور: رحمان میڈیکل سٹور بکھی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 771-04524 / 211283-04524 فیکس: 212299-04524

درخواست دعا

○ محترمہ سعیدہ ہارون صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد ہارون خان صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کا لاہور میں چند روز قبل پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی دختر ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم قریشی عطاء الرحمان صاحب آف کوئٹہ ابن حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کراچی کے لیاقت نیشنل ہسپتال میں داخل ہیں پیٹ میں گردوں کے ساتھ رسولی ڈاکٹروں نے بتائی ہے اور اپریشن مجوزہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفا عطا فرمائے۔

عطیات برائے نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

اعزاز

○ مکرم عبد الصمد قریشی صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی بیٹی عزیزہ امتہ المجیب صدف نے الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول ربوہ سے The Best Student Year 1994 کا ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بچی کو صحت و سلامتی والی نمایاں کامیابیاں اور دین کی خدمت کرنے والی عمر دراز عطاء فرمائے۔ آمین

عشرہ وصولی وقف جدید

۲۵ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء

○ "احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے ضروری گزارش

○ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو خدمت کے نئے میدان عطا کئے ہیں اور پہلے سے جاری کاموں میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے اور یہ وسعت مخلصین کی غیر معمولی قربانیوں کی متقاضی ہے۔

اخراجات اور ضرورتوں میں اضافہ کے پیش نظر وصولی میں نمایاں اضافہ کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اس غرض کے لئے وقف جدید کی طرف سے مورخہ ۲۵۔ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ:

ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک فرمائیں۔

ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے (صف اول ایک ہزار روپے یا اس سے زائد صفِ دوم پانچ صد سے ایک ہزار تک)

تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زیادہ ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صف میں شامل ہوں۔

یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں، تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔

وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

تلاش گمشدہ

○ ایک عدد زنانہ گھڑی کوارٹر صدر انجمن سے اقصیٰ چوک جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے وہ مکرم مرزا حفیظ احمد وکالت علیا تحریک جدید کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

تلاش گمشدہ چابیاں

○ دارالنصر غربی سے لیکر دار العلوم غربی کے راستہ کے درمیان ایک عدد چابیوں کا گچھا گم ہو گیا ہے۔ جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

اگر

یہ مفید اور مؤثر دوائیں استعمال میں رہیں

قند شفا • جوشاندہ شفاء • حب سعال • حب عنصل • حب شفاء • اطریفل اسطوخدوس • اطریفل کشنیز • اطریفل ثلاثہ • لعوق سپستان • شربت بنفشہ وغیرہ

تو

نزلہ۔ زکام۔ فلو۔ امراض سینہ۔ بلغمی اور سوداوی دمہ۔ ضیق النفس وغیرہ جیسے موذی امراض سے بفضلہ تعالیٰ کلیتہً شفاء ہو جاتی ہے

مزید تفصیلات کیلئے کتابچہ طلب کریں دوا بذریعہ ڈاک منگوائیں یا مطب میں تشریف لائیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون: 211538

خبریں

ربوہ ۱۶ نومبر۔1994ء
ہلکی سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے نہ کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کی ہے نہ کریں گے۔ ملک میں بہت جلد پر امن جمہوریت رواں دواں ہو گی اور بے مقصد ہلڑبازی کی سیاست کا خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہاکہ پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا وہ افسوس ناک ہے۔ احتجاج ریکارڈ کرانے کے دوسرے بہت سے طریقے ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر اپوزیشن کو مفاہمت کی پیش کش کرتی ہوں عوام سب سے بڑے منصف ہیں۔ انہوں نے مزید کہاکہ مسئلہ کشمیر کے حل ہونے تک جدوجہد جاری رہے گی پاکستان میں ریکارڈ سرمایہ کاری ہو رہی ہے اور یہ سیاسی استحکام کی زندہ مثال ہے۔

○ رکن قومی اسمبلی آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پی پی کے اقتدار کے پہلے ہی سال ۱۶۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ورلڈ ریکارڈ ہے انہوں نے کہا ہم پاکستان کو ہانگ کانگ بنائیں گے بھارت بھی ہماری نقل پر مجبور ہو گیا ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کو طبیعت خراب ہونے پر ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی اپوزیشن کی ٹاسک فورس کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا اور تمام رہنما ہسپتال پہنچ گئے۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر جان مونجو اور امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے میاں محمد نواز شریف سے ان کے مکان واقع ماڈل ٹاؤن لاہور میں ملاقات کی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی۔ میاں نواز شریف نے اس ملاقات میں مسئلہ کشمیر' بھارت کے میزائل پروگرام اور علاقائی صورت حال پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ مذاکرات کی مکمل تفصیل کا ابھی انتظار ہے۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے بیان دیا ہے کہ پاکستان میں اپوزیشن کو اپنا انداز سیاست بدلنا چاہئے اور محض اپنی توجہ حکومت ہٹانے پر نہیں ہونی چاہئے۔ اصل مقصد جمہوری اداروں کی بہتری ہونی چاہئے۔ اپوزیشن کو توجہ اس بات پر مرکوز رکھنی چاہئے کہ وہ آئندہ اقتدار سنبھالنے کے لئے الیکشن لڑیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ اقتصادی حقائق علاقے میں دوستی کی بنیادیں تبدیل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہاکہ ہمیں نئے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ انہوں نے ناجدید ہتھیاروں کے حصول میں رکاوٹوں کے باوجود ہم دفاعی تقاضے پورے کریں گے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن ترقی کا پہیہ الٹا گھمانا چاہتی ہے اور بوکھلاہٹ میں ملک دشمنی پر اتر آئی ہے انہوں نے کہا نواز شریف صرف ہوس اقتدار میں انارکی پیدا کرنا چاہتے ہیں احتساب سے بچنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

○ پاکستان میں مبینہ امریکی اور بھارتی مداخلت کے خلاف ایم کیو ایم حقیقی نے یوم سیاہ منایا بیشتر علاقوں میں کاروبار معطل رہا۔ مختلف علاقوں میں جلوس نکالے گئے۔ مرکزی جلوس میں امریکہ بھارت اور الطاف حسین کے خلاف نعرے لگائے گئے ہڑتال نہ کرنے کے اعلان کے باوجود صرف اکا دکا بسیں چلیں۔ پولیس نے جلوس کو بھارتی قونصل خانے نہیں جانے دیا۔

○ سپیکر قومی اسمبلی نے حکم دیا ہے کہ گرفتار ارکان پارلیمنٹ کو واپس ان کے صوبہ میں نہ بھیجا جائے۔ سپیکر نے مشترکہ اجلاس سے صدر کے خطاب کے دوران وزیٹر گیلری میں بدنظمی کا بھی سخت نوٹس لیا ہے اور تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے میاں شریف کی گرفتاری کے خلاف درخواست راولپنڈی بنچ کو بھیج دی ہے۔ میاں شریف کو حبس بے جا میں رکھنے کی اور ضمانت کی درخواست کیپٹن صفدر نے دائر کی جسے چیف جسٹس نے راولپنڈی بنچ کو ریفر کر دیا۔

○ میاں شریف کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں سرکلر روڈ لاہور پر مسلم لیگی مظاہرین اور پولیس کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ دونوں طرف سے زبردست پتھراؤ اور فائرنگ ہوئی۔ مظاہرین نے دو پولیس والوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر ٹریفک بلاک کر دی۔

○ پیپلزپارٹی کے ممبران قومی اسمبلی نے مسلم لیگی رہنماؤں عباس شریف اور نواز کھوکھر کے خلاف ان پر حملہ کرنے کے الزام میں مقدمات درج کرا دیئے ہیں۔

○ کراچی کی تاجر برادری نے کراچی میں فوجی چوکیاں بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم مارشل لاء نہیں چاہتے لیکن معاملات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ اس لئے عملی قدم اٹھانا ناگزیر ہو گیا ہے۔

○ لوہاری گیٹ میں پولیس والوں کی پٹائی کے بعد پولیس نے پانچ مسلم لیگی ارکان صوبائی اسمبلی سمیت ۲۱ افراد جن میں سعد رفیق اور جاوید اشرف بھی شامل ہیں کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے اور ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ سپریم و ہائی کورٹ کے سابق جج اور موجودہ سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ موجودہ صورت حال قتل و غارت تک پہنچ سکتی ہے۔ انہوں نے کہاکہ اپوزیشن کا احتجاج پر امن اور جمہوری اخلاق کے دائرے میں تھا۔ جیالوں کا اپوزیشن ارکان کو زدوکوب کرنا افسوس ناک بات ہے۔ انہوں نے کہاکہ اس قسم کے احتجاج کا رواج خود بے نظیر کا ڈالا ہوا ہے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے بتایا ہے کہ ۶۰ فیصد ارکان اسمبلی و سینٹ نے آمدن اور اثاثوں سے کم ٹیکس ادا کئے ہیں۔ کئی ارکان کے ٹیکس کی رقم تنخواہ دار طبقہ کے کسی ایک شخص کے دئے گئے ٹیکس سے بھی کم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیراعظم کی ہدایت پر ان ارکان کے اثاثوں اور ٹیکس ادائیگی پر مبنی ایک نئی ڈائریکٹری تیار کی ہے جس کی تفصیلات آئندہ ہفتے جاری کر دی جائیں گی۔

○ قائم مقام اپوزیشن لیڈر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد میں وٹو سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ وہ جونیجو لیگ میں سب سے زیادہ فائدہ میں ہیں۔ اگر مسلم لیگوں میں اتحاد ہوا تو زیادہ نقصان بھی انہی کا ہو گا۔ انہوں نے کہاکہ مذاکرات کی دعوت "بلیک میل" کرنے کی کوشش ہے۔ وہ دراصل گورنر پنجاب کی چھٹی کرانے کے درپے ہیں۔

○ سری نگر میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ایک افغان مجاہد اور ۶ سالہ بچے سمیت ۱۰ افراد شہید ہو گئے۔

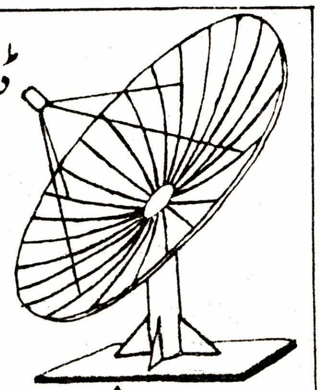
ڈش انٹینا • ڈش انٹینا • ڈش انٹینا
ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے کیلئے "ڈش ماسٹر" ربوہ کا بنا ہوا بہترین رزلٹ والا مضبوط اور موسمی اثرات سے محفوظ ڈش انٹینا ہر گھر کی اہم ضرورت۔
مکمل ڈش انٹینا بہترین ریسیور کے ساتھ
اب صرف 6 فٹ 5500/-
8 فٹ 7000/-
گارنٹی ایک سال
آپ کا صحیح انتخاب
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274
رہائش: 212487
بشارت احمد خان

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۲۳۴